بسم اللہ الاول الآخر الرحمان الرحیم

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور
کا اولین شیخ الجامعہ

حضرت سیدنا ومولینا الشیخ الحجامع "غلام محمد گھوٹوی" رحمہ اللہ العلی القوی

1885ء، ضلع گجرات پنجاب
(برصغیر SUBCONTINENT) تا 1948ء، بہاولپور، پاکستان

بسم اللہ الاول الآخر الرحمان الرحیم۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کا اولین شیخ الجامعہ۔

The First Voice Chanceller of Islamic University B.W.P

۱۸۸۵ء، ضلع گجرات پنجاب (برِّصغیر sub continent) تا ۱۹۴۸ء، بہاولپور، پاکستان۔

حضرت سیدنا و مولینا الشیخ الجامع ''غلام ِمحمد گھوٹوی'' رحمۃ اللہ العلی القوی۔

آپ قبلہ ءِ عالم حضرت سیدنا مہر علی شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چشتی و قادری کے خلیفہ ہوئے انکا نسبی تعلق ایک عظیم تعلیم یافتہ خاندان ِ زمین داران سے تھا، جو شاہ اسلام سے خطاب (Title) یافتہ تھا۔

آپ نے ابتداءِ حصول علم و تعلیم مقامی علمأ راسخین اور ایک گورنمنٹ سکول سے کی۔

بیعت مسنونہ متوارثہ بہ دستِ وارثِ غوث الورٰی الشیخ عبد القادر الجیلی حضرت سید مہرِ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہا کی سلسلہ ءِ قادریہ اور سلسلہ ءِ چشتیہ نظامیہ میں بعمر تیرہ سال، گولڑہ شریف حاضر ہوکر کی۔ پھر آپسے خلافتہ پائی۔

{ کہ دل دادہ بہ مہرِ آں شہِ حیدرِ کرارم؛ کی سند پائی۔}

ترقی و تکمیل علوم متداولہ و تعلیم مروجہ کے لئے ،ملتان سے فراغت پانے کے بعد، رامپور، کان پور، سہارنپور وغیرہ کے کوہ و دمنِ علوم و فنون کی سیاحت سے لطف اندوز ہوئے۔ وہاں طویل عرصہ راہ نوردان چمنستانِ وراثتِ انبیأ کی پیشوائی کے بعد اول ملتان، و بعد بہاولپور کو تحائفِ علمیہ ءِ خاتم الزماں محمد رسول اللہ ﷺ سے سرفراز فرماتے رہے۔ یہیں معرکہ بین ایمان وارتداد میں فتح یاب ہوئے۔ یعنی کذابِ قادیان سے قانونی جہاد میں کامیابی پائی اور اسکے دین کو، '' قانوناًبارِاول، کفر'' اور اسکے ''امتیوں کو کافر'' قرار دلوایا۔

آپنے چار حج کیئے۔ آپ نواب بہاولپور کے قافلہ ءِ حج کے امیر تھے۔

آپ ریاست کے دین، دین اسلام کے امین و محافظ تھے۔

آپ ہمہ شعبہائے دینیہ کے سربراہ و نگران تھے۔

آپ تحریک پاکستان میں سرِخیلِ علماءِ اسلام تھے۔

آپ نے ریاست میں دینی و دنیوی تعلیمات یکساں اہم قرار دیکر رائج کیں۔

آپکی علمی کاوشوں کی حسین تصویر، جامعہ اسلامیہ، ایس ای کالج، طبیہ کالج، یتیم خانہ سکول، ادارہ دستکاری ہیں اسکے علاوہ شہروں اور دیہات میں مکتب سکول بنائے، جہاں ہیڈ ماسٹر حافظِ قرآن کو رکھا جاتا تھا۔ نیز نرسنگ

سکول، سکول فار بلائینڈز، فاریسٹ سکول، زولوجیکل گارڈن، ٹیچرز ٹرینگ سکول...آپکے دم سے قائم ہوئے

آپ وہ مبارک شخصیت ہیں جنھیں مسجدِ نبوی میں بوساطت سیدینا غوث اعظم ومہرِ علی شاہ حضرت رسول اللہ قاسم النعم ﷺ نے یہ کہہ کر نوازا کہ میں نے اسے (غلام محمد گھوٹوی کو) علوم الحدیث ارزانی فرمائے۔ اسے کہو، انکی کی لوگوں میں تعلیم عام کرے۔ رضی اللہ عنہم

صلی اللہ علی من عطائہٗ للعلَمین و العلِمین و آلہٖ و صحبہٖ وبارک و سلم۔

کرمِ خسروانہ:

اسکے بعد آپ ﷺ حضرت الشیخ الجامعؒ کو حاجیوں کے ذریعہ مدینہ منورہ سے سلام کہہ بھجواتے تھے۔

کرامت کریمانہ:

آپکے فرزند حضرت محمد عبدالحئیؒ بہ عمر دس سال، حفظ القرآن میں مُنہمِک تھے۔ آپنے اُستاذ محترم سے کہا: یہ اس رمضان میں قرآن سنائے گا؟ فرمایا: آج اُنیس شعبان ہے اور ابھی دس پارے باقی۔ آپنے فرمایا: استاذ جی! آپ کوشش جاری رکھیں۔ یہ، انشاء اللہ اس رمضان میں سنائے گا۔ یہ کہہ کر اپنا رومال مسجد کے درمیان بچھا کر نماز میں مشغول ہو گئے۔ قبل از زوال فارغ ہو کر پوچھا تو بتایا، ایک پارہ مزید حفظ ہو چکا۔ آپنے یہ عمل دس دن جاری رکھا۔ دس دن مکمل ہونے پر "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" کے مصداق حفظ القرآن مکمل ہو چکا تھا۔ رسول پاک نے سچ کہا: "اللہ یعطی وانما انا قاسم۔

اسے کہتے ہیں اللہ دے اور بندہ لے۔

آپکے فرزندِ دلبند، حضرت محمد عبدالحئی ال چشتی رحمۃ اللہ علیہ فی الواقع آپکے وارث ہوئے۔ آپ ہر قسم از علومِ متداولہ کے ماہر معلم و مدرس تھے۔ حتیٰ کہ حضرت قبلہ غلامِ محی الدین بابو جی نے آپسے اپنے بڑے پوتے کو اپنی نگرانی لینے کا فرمایا تھا۔

آپ مفتی اعظمِ پنجاب، نائب شیخ الفقہِ اسلامیہ یونیورسٹی اور شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور رہے۔

حضرت الشیخ الجامعؒ نے ایک عرصہ دراز تک نیابت نبوی کا فرض باحسن طور تا دمِ آخریں انجام دیا اور آپکا وصال پُرملال ۸. مارچ، ۱۹۴۸ء کو ہوا، اور گھوٹوی روڈ، ملوک شاہ، بہاول پور میں آسودہء خاک ہیں

جعل اللہ مثواہٗ روضۃ من ریاض الجنۃ، امین۔